بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Bustan-ul-Aloom
Mojahid Abad Radhana (A.K)

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور اُن کی تعظیم کرو اور اُن کی توقیر کرو (فتح : ۹)

تعظیم و توقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم ۔ اے ، پی ۔ ایچ ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۳

ادارۂ مسعودیہ
۲/۶، ۵ ۔ ای ، ناظم آباد ۔ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

DESIGNED & PROCESSED BY : AL-HADI PH : 652919

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

اور اُن کی تعظیم کرو اور اُن کی توقیر کرو (فتح : ۹)

تعظیم و توقیر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے ؛ پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلہ نمبر

۳

اِدارۂ مسعودیہ ۲/۶، ای۔ ۵، ناظم آباد، کراچی

(اسلامی جمہوریۂ پاکستان)

Marfat.com

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ العُلیٰ بکمالہٖ
کشف الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنت جمیعُ خِصالہٖ
صلّوا علیہ وآلہٖ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلام شیخ سعدی

کتبہٗ گوہر قلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○

ہم قرآن کریم نہیں دیکھتے، ہم قرآن حکیم نہیں پڑھتے، سُنی سُنائی پر یقین کر لیتے ہیں، بہت بھولے ہیں ____ جب قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے[1] اور ہر بات کی تفصیل موجود ہے[2] تو پھر قرآن کریم سے کیوں نہ پوچھا جائے ____ اِدھر اُدھر کیوں بھٹکتے رہیں؟ ____ ایک ایک کا مُنہ کیوں تکتے رہیں؟ ____ کوئی کچھ بتاتا ہے، کوئی کچھ ____ دل اُلجھ کر رہ جاتا ہے، دماغ پراگندہ ہو جاتا ہے ____ متاعِ عشق و محبت برباد ہونے لگتی ہے، جب وہ برباد ہو گئی تو پھر کیا رہ گیا؟ ____ ایک خاک کا ڈھیر، ایک بے جان لاشہ ____ محبت کی باتیں اتنی مشکل نہیں جو سمجھ میں نہ آسکیں ____ دل والا ہو تو بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے ____ یہ باتیں دماغ سوزی سے سمجھ میں نہیں آتیں ؎

ہے دانشِ برہانی حیرت کی فراوانی

○

کسی بھی شخصیت سے جب تک محبت نہ ہو اور اس کی عظمت کا نقش دل میں نہ بیٹھے، اُس کے حضور ادب کا جذبہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا ____ اللہ تعالیٰ نے جب محبت کی بات کی تو اپنی اور اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک ہی معیار رکھا،[3] دو معیار نہ رکھے تاکہ آپ کی قدر و منزلت کا بخوبی اندازہ ہو جائے ____ اپنی جان سے بڑھ کر آپ سے محبت کو ایمان کے لیے شرطِ اوّل قرار دیا (توبہ: ۱۲) اور اس محبت کو تعظیم کے لیے شرطِ اوّل قرار دیا ____ اور تعظیم کو ادب کے لیے شرطِ اوّل قرار دیا ____ فرشتوں کے دل میں حضرت آدم علیہ السلام کا نقشِ عظمت بیٹھا تو سب کے سب سجدہ ریز ہو گئے[4] ____

---

[1] سورۂ نحل: ۸۹ [2] سورۂ یوسف: ۱۱۱ [3] سورۂ توبہ: ۲۴

[4] [illegible]

Marfat.com

برادرانِ یوسف (علیہ السلام) کے دل میں جب حضرت یوسف علیہ السلام کا نقش عظمت بیٹھا تو سب کے سب اُن کے حضور سجدے میں گر پڑے[۵] ——— ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو محض ایک بشر اور انسان سمجھا اس لیے تعظیم کے لیے تیار نہ ہوا، ہمیشہ کے لیے مردود و ذلیل ہوا[۶] ——— محبت فکر و نظر میں انقلاب پیدا کر دیتی ہے، یہ انقلاب پیدا نہ ہو تو انجام وہی ہوتا ہے جو ابلیس کا ہوا۔ ہمیں ہر آن اپنے فکر و نظر کی حفاظت کرنی چاہیئے ——— کوئی مسلمان انبیا علیہم السلام کو محض ایک انسان اور بشر نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ یہ فکر و خیال ابلیس کا ہے، یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کا ہے جس کا بار بار قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے[۷] ——— اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک بار جو یہی بات کہلوائی (کہف، ۱۱۰) تو اس میں کفار و مشرکین کے خیالِ باطل کی تردید ہے کہ اگر ظاہری صورت میں تم کو بشر نظر آ رہا ہوں تو تم یہ نہیں دیکھتے کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے، تم میں سے کس پر وحی نازل ہوئی ؟ تو پھر تم جیسا بشر کیسے ہوا ؟

○

اللہ تعالیٰ نے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نقش دلوں میں جمایا پھر آپ کی عظمت کا نقش دلوں میں بٹھایا تا کہ جب ادب کی باتیں کی جائیں تو یہ باتیں دلوں میں بیٹھتی چلی جائیں ——— تعظیم و تکریم کے لیے فرمایا:-

(۱) میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو[۸]

(۲) اس رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو[۹]

(۳) تو وہ جو اس پر ایمان لائیں، اور اس کی تعظیم کریں[۱۰]

ایمان لانے کے بعد ہی تعظیم کا ذکر فرمایا پھر دل و جان سے مدد کرنے کا ذکر فرمایا، پھر آپ کی اطاعت و پیروی کا ذکر فرمایا ——— اس کے بعد یہ خوشخبری سنائی کہ ایمان لانے والے تعظیم کرنے

---

۵ سورۂ یوسف: ۱۰۰ ۶ سورۂ اعراف: ۱۱ - ۱۳ ۷ سورۂ ابراہیم: ۱۰، انبیاء: ۳، مومنون: ۲۴ - ۳۳، شعراء: ۱۸۶، یٰسٓ: ۱۵، ہود: ۲۷ ۸ سورۂ مائدۃ: ۱۲

Marfat.com

والے، مدد کرنے والے، اطاعت و پیروی کرنے والے ہی تو بامراد ہیں[١١] ——— بیشک دونوں جہاں میں سرفرازی کا یہی طریقہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جائے، آپکی دل و جان سے تعظیم کی جائے اور اس تعظیم و ادب کو اپنے قول و عمل سے ظاہر کیا جائے ——— محبت کی خوشبو پھیلے بغیر نہیں رہتی ——— حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی اطاعت کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا بھی ذکر فرمایا ہے ——— جہاں اپنے حضور نافرمانی کا ذکر فرمایا ہے وہاں نبی کریم کے حضور بھی نافرمانیوں کا ذکر کیا ہے[١٢] ——— اور یہ کہیں نہ فرمایا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے رسول کی اطاعت کی بلکہ یہ فرما کر آپ کی عظمت کو بڑھایا، "جس نے رسول کی اطاعت کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی[١٣] ——— مقصود و مطلوب آپ کی محبت و اطاعت ہے جس نے آپ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپ کی اطاعت کی، اللہ کا محبوب بن گیا[١٤] ——— اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کے آثار اور نشانیوں کی تعظیم کا بھی حکم دیا ہے[١٥] ——— کہ محبوبوں سے نسبت رکھنے والی چیزیں بھی محبوب ہوتی ہیں ——— یہی محبت کی فطرت ہے۔

○

کسی بھی شخصیت کا نقشِ عظمت دل میں بٹھانے کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ اس کی آمد آمد کا ذکر کیا جائے اور اس کا نام نہ بتایا جائے ——— اللہ تعالیٰ نے ظہور قدسی سے لاکھوں، کروڑوں سال پہلے انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا اور اُن سے یہ عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو سب اُس پر ایمان لائیں اور دل و جان سے اس کی مدد کریں[١٦] ——— یہ معمولی واقعہ نہیں ایک عظیم واقعہ ہے ——— پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو دونوں ہاتھ پھیلائے اس آنے والے کے لیے دعا فرما رہے تھے[١٧] ——— پھر ظہور قدسی سے تقریباً ۵۷۰ سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرما رہے ہیں اور اُس آنے والے رسول کی خبر دے رہے

---

١١ ایضاً : ١٥٧ ——— ١٢ سورۂ آل عمران : ١٣٢، سورہ نساء : ١٤ ——— ١٣ سورۂ نساء : ٨٠، آل عمران : ٣٢، ١٣٢

١٤ سورۂ آل عمران : ٣١ ——— ١٥ سورۂ حج : ٣٠، ٣٢ ——— ١٦ سورۂ آل عمران : ٨١

١٧ سورۂ بقرہ : ١٢٩

Marfat.com

ہیں، ہر امتی کو جس کا انتظار تھا اور جس کے وسیلے سے فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ (بقرہ: ۸۹) ——— فرما رہے ہیں "میرے بعد ایک رسول آنے والا ہے جس کا نام احمد ہوگا[18] ——— یہ رفعِ ذکر کا وہ نظارہ ہے جو سارے عالم کو دکھایا گیا[19] تاکہ آپ کی شان اور دوبالا ہو جائے ——— پھر جس کی آمد آمد کا ذکر کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا نے اپنی اپنی اُمتوں میں کیا اور دنیا میں ایک غلغلہ بپا ہُوا، اچانک اُس پیکرِ نُوری کی آمد کا اعلان فرمایا گیا[20] ——— اور آپ کو ساری مخلوق میں افضل و برگزیدہ بنایا گیا[21] ——— آپ کی عظمتِ شان کے اظہار کے لیے آپ کے آبار کی قسم کھائی[22] ——— آپ کی حیات مبارک کی قسم کھائی[23] ——— آپ کے شہر مقدس مکہ معظمہ کی قسم کھائی[24] ——— آپ کے اخلاق عالیہ کا ذکر فرمایا[25] ——— آپ کی عادت کریمہ کا ذکر فرمایا[26] ——— آپ کے علم و فضل کا ذکر فرمایا[27] ——— آپ کی رحمت عامّہ کی شان یہ بتائی کہ سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے[28] ——— تبلیغ وارشاد کی شان یہ بتائی کہ آپ کی ذات سارے عالم کے لیے کافی ہے[29] ——— نبوت و رسالت کی شان یہ بتائی کہ اب قیامت تک صرف آپ ہی کا فیض جاری رہے گا، کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا[30] اور قیامت کے دن عرش کے داہنی جانب صرف اور صرف آپ کی کرسی رکھی جائے گی (ترمذی شریف، کتاب المناقب) یہ ساری باتیں اس لیے کہی گئیں تاکہ سننے والوں کے دلوں میں آپ کا نقشِ عظمت قائم ہو اور کوئی آپ کے ظاہر کو دیکھ کر اپنے جیسا انسان نہ سمجھ بیٹھے اور دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہو ——— جس طرح کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے سمجھا اور ذلیل و رسوا ہوئے[31] ——— قرآن کریم کا دامن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے موتیوں سے بھرا ہوا ہے، دیکھنے کے لیے نظر چاہیئے ——— آیئے کچھ اور نظارہ کریں ——— اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ خود ہر مسلماں کی رگ جاں سے قریب ہوا[32]

---

[18] سورۂ صف: ۶ [19] سورۂ قدر: ۲ [20] سورۂ مآئدہ: ۱۵

[21] مسلم شریف، باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ترمذی شریف، کتاب التفسیر [22] سورۂ بلد: ۳ [23] سورۂ حجر: ۷۲

[24] سورۂ بلد: ۱،۲ [25] سورۂ قلم: ۴ [26] سورۂ توبہ: ۱۲۸

[27] سورۂ تکویر: ۲۴، سورۂ نساء: ۱۱۳ [28] سورہ انبیاء: ۱۰۷ [29] سورۂ سبا: ۲۸

[30] سورۂ احزاب: ۴۰ [31] سورہ ابراہیم: ۴۰ [32] سورۂ قٓ: ۱۶

Marfat.com

اور تاجدار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر مسلماں کی جاں سے قریب کیا[۳۳] ــــــــ خود فرماتے ہیں "کوئی مومن ایسا نہیں جس کے ساتھ میں، دنیا و آخرت میں قریب نہیں[۳۴] ــــــــ آپ کی شان کیا بیان کی جائے، ساری امت پر آپ کو گواہ بنایا گیا[۳۵] ــــــــ آپ کو وہ قرآن عطا فرمایا جس میں ہر چیز کا روشن بیان اور تفصیل موجود ہے[۳۶] ــــــــ آپ کو ہزار مہینوں سے افضل لیلۃ القدر عطا کی گئی[۳۷] ــــــــ آپ کو مقام محمود کی بشارت سنائی گئی[۳۸] ــــــــ آپ پر درود بھیج کر اس مسند عظمت پر بٹھایا گیا[۳۹] جس کی بلندیوں کا ادراک انسان کے بس کی بات نہیں ــــــــ آپ ہی کی رضا و خوشنودی کے لیے قبلہ کا رُخ بدل دیا گیا (بقرہ : ۱۴۴) ــــــــ بیشک ع تو جدھر ہے اُدھر خدائی ہے۔

○

اللہ کو اپنے محبوبوں سے بڑی محبت ہے ــــــــ اُن سے تو محبت ہے ہی، اُن چیزوں سے بھی محبت ہے جن سے محبوبوں کو نسبت ہے ــــــــ اس رمز محبت کو اچھی طرح سمجھ لیجیے ــــــــ دل میں اتار لیجیے ــــــــ لکڑی کا وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے، قرآن حکیم نے اس کو "چین کا گھر" قرار دیا[۴۰] اور فرشتوں نے اسے اٹھایا[۴۰] ــــــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے "نشانِ قدم" کو بیت اللہ کے سامنے رکھوایا اور اپنی نشانی قرار دیا[۴۱] ــــــــ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے "نشانِ راہ" کو اپنی نشانی قرار دیا اور اس کے گرد چکر لگانے کی اجازت دی گئی[۴۲] ــــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عالی نسبتوں کی وجہ سے دنیا کی ساری مساجد میں سے تین مسجدوں کا انتخاب فرمایا اور دور دراز کا سفر کر کے اِن مسجدوں کی زیارت اور ان میں عبادت کی اجازت مرحمت فرمائی[۴۳] ــــــــ اس اجازت میں کیا راز تھا؟ ــــــــ وہی راز محبت جس کو عقل والے نہیں سمجھ سکتے۔

---

۳۳ سورۂ احزاب : ۶ ۳۴ بخاری شریف، کتاب الاستقراض، مسلم شریف، کتاب الجمعہ

۳۵ سورۂ احزاب : ۴۵، سورۂ فتح : ۸، سورۂ مزمل : ۱۵ ۳۶ سورۂ نحل : ۸۹، سورۂ یوسف : ۱۱۱

۳۷ سورۂ قدر : ۳ ۳۸ سورۂ بنی اسرائیل : ۹۰ ۳۹ سورۂ بقرہ : ۲۴۸ ۴۰ ایضاً ۲۴۸

۴۱ سورۂ بقرہ : ۱۲۵، سورۂ آل عمران : ۵۷ ۴۲ سورۂ بقرہ : ۱۵۸

۴۳ جامع الرضوی، جلد ۲، ص ۳۱۲ بحوالہ بخاری شریف

Marfat.com

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں سفر کر کے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ اس کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام[۴۴] اور نہ معلوم کتنے ہزاروں، لاکھوں انبیاء وصلحاء امت سے نسبت ہے اور سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عبادت و ریاضت فرمائی ـــــ مسجد اقصیٰ میں سفر کر کے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیمہ کی جگہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو تعمیر کرایا[۴۵] ـــــ اور مسجد نبوی شریف میں سفر کر کے حاضری کی اس لیے اجازت دی کہ اس کی تعمیر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ لیا[۴۶]، اس کو مرکز اسلام بنایا، اسی کے متصل ہی قیام فرمایا ـــــ آج ازواج مطہرات کے سارے حجرے بلکہ مدینہ منورہ کا بڑا حصہ مسجد نبوی شریف میں داخل ہو گیا ہے ـــــ آپ خود اس مسجد شریف میں آرام فرما رہے ہیں اور ساتھ ہی حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ـــــ ساری بہاریں نسبتوں کی ہیں ـــــ اللہ اللہ! محبوبوں کی اداؤں کو اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حصہ بنا دیا[۴۷] ـــــ اس رمزِ محبت کو سمجھنے کی کوشش کریں پھر سب باتیں سمجھ میں آتی چلی جائیں گی ـــــ

○

جب دل میں کسی کی محبت و عظمت گھر کر جاتی ہے تو اُس محبوب کے حضور ادب کے لیے اُبھارتی ہے ـــــ محبت خود بخود ادب سکھاتی ہے ـــــ وہ محبوب کی خامیاں تلاش نہیں کرتی ـــــ یہ اُس کی فطرت کے خلاف ہے ـــــ وہ محبوب کی ہر ادا پہ جان فدا کرتی ہے ـــــ خامیاں اور بُرائیاں تلاش کرنا تو دور کی بات ہے وہ محبوب کی برائی سننا بھی پسند نہیں کرتی، برائی کرنے والوں سے منہ پھیر لیتی ہے ـــــ پھر کبھی پلٹ کر نہیں دیکھتی ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۴۴] سورہ ھود ۱۲۰، جامع الرضوی، جلد ۲، صفحہ ۳۰۹

[۴۵] سورہ سبا: ۱۳-۱۲، سورۃ اسراء ۱، جامع الرضوی: جلد ۲، صفحہ ۳۱۰

[۴۶] جامع الرضوی، جلد ۲، صفحہ ۳۱۰ بحوالہ بخاری شریف، سورۃ توبہ: ۱۰۸ - ۱۰۹

[۴۷] سورۃ حج: ۳۲، سورۃ بقرہ: ۱۵۸

Marfat.com

کو اپنا محبوب بنایا ـــــ ہمارے لیے نمونہ بنایا[48] ـــــ محبت کرنے اور محبت کی باتیں کرنے کا حکم دیا ـــــ ذہنی پراگندگی اور پریشان خیالی کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ـــــ اللہ اکبر! عاشق کو آدابِ محبت سکھا کر جینے کا سلیقہ بتا دیا ـــــ

(۱) ـــــ نام نامی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب سکھایا ـــــ خبردار! نام لے کر اس طرح نہ پکارو اور نہ بلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے اور بلاتے ہو[49] ـــــ اور خود بھی قرآن کریم میں نام لے کر خطاب نہ فرمایا جس طرح اور نبیوں کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے[50] ـــــ

(۲) ـــــ آپ کے خرامِ ناز اور چال کا یہ ادب بتایا کہ نہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرو اور نہ چلتے چلتے آگے نکلو[51] ـــــ

(۳) ـــــ دولت کدے میں حاضری کا یہ ادب سکھایا کہ گھر کے باہر سے ہرگز ہرگز آپ کو آواز نہ دو ـــــ انتظار کرو کہ آپ خود باہر تشریف لے آئیں[52]

(۴) ـــــ ازواجِ مطہرات کا یہ ادب بتایا کہ کبھی کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو[53] ـــــ

(۵) ـــــ دولت کدے پر حاضری کا ادب یہ بتایا کہ بغیر بلائے نہ جاؤ، جب کبھی کھانے پر بلائیں تو وقت پر جاؤ، یہ نہیں کہ پہلے سے چلے جاؤ اور کھانا پکنے کا انتظار کرتے رہو[54]

(۶) ـــــ اور دعوت کا ادب یہ سکھایا کہ جب کھانا کھا چکو تو خواہ مخواہ بیٹھے باتیں نہ کرتے رہو کہ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے واپس چلے آؤ[55]

(۷) ـــــ خلوت کدے میں کوئی خاص بات کرنے کا ادب یہ بتایا کہ اگر تنہائی میں بات کرنے کا ارادہ ہو تو پہلے اللہ کی راہ میں کچھ صدقہ دو (کہ تم ایک بڑے دربار میں حاضر ہو رہے ہو) پھر حاضر

---

۴۸ سورۂ احزاب : ۲۱ ۴۹ سورۂ نور : ۶۳ ۵۰ سورۂ مائدہ : ۴۱، ۶۷، انفال: ۶۴، ہود : ۴۸، بقرہ : ۳۵، قصص : ۳۰، صٰفٰت : ۱۰۴، ۱۰۵

۵۱ سورۂ حجرات : ۱ ۵۲ سورۂ حجرات : ۴-۵ ۵۳ سورۂ احزاب : ۵۳

۵۴ سورۂ احزاب : ۵۳ ۵۵ سورۂ احزاب : ۵۳

Marfat.com

ہو کر سرگوشی میں بات کر سکتے ہو۔[۵۶]

(۸) ـــــ محفل کا ادب یہ سکھایا کہ جب سرکارِ دو عالم گفتگو فرما رہے ہوں تو خوب کان لگا کر سنو کہ دوبارہ متوجہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئے کہ یہ بات بھی ادب کے خلاف ہے ـــــ اگر متوجہ کرنا ہو تو اُنظُرنا کہو یعنی ہم پر دوبارہ نظرِ کرم فرمایئے[۵۸] ـــــ

(۹) ـــــ بات کرنے کا ادب یہ سکھایا کہ جب آپ سے باتیں کرو تو خبردار آپ کی آواز سے اونچی آواز نہ کرنا اور نہ تڑخ کر بولنا ایسا نہ ہو کہ اس بے ادبی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو[۵۹] ـــــ

(۱۰) ـــــ مجلسِ مشاورت کا ادب یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مسئلے پر گفتگو کے لیے بلائیں اور سب جمع ہوں تو خبردار! بغیر آپ کی اجازت کے کوئی اٹھ کر نہ جائے[۶۰] ـــــ اگر کوئی اجازت لینا چاہے، جس کو چاہیں آپ اجازت دیں[۶۱] اور جس کو چاہیں اجازت نہ دیں۔

(۱۱) ـــــ یہ محفل بڑی عالی محفل ہے ـــــ جو لوگ آڑ لے کر چپکے سے چلے جاتے ہیں، اللہ اُن کو دیکھتا ہے، خبردار! ایسا نہ کرو کہیں تم کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور تم پر دردناک عذاب نہ آن پڑے[۶۲] ـــــ اللہ اکبر یہ وہ بارگاہِ ادب ہے جہاں آواز اونچی کرنے پر اعمال ضائع ہو رہے ہیں[۶۳] ـــــ جہاں محفل سے بلا اجازت چلے جانے پر دردناک عذاب کی وعید سنائی جا رہی ہے ـــــ بیشک ؎

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

(۱۲) ـــــ آپ کے فیصلے کا یہ ادب کہ جو فیصلہ فرما دیں، دل سے تسلیم کیا جائے، ذرہ برابر دل میں غبار نہ رکھا جائے[۶۴] ـــــ

---

[۵۶] سورۂ مجادلہ: ۱۲، ۱۳، ۸، ۹ [۵۷] سورۂ بقرہ: ۱۰۴ [۵۸] سورۂ بقرہ: ۱۰۴
[۵۹] سورۂ حجرات: ۲-۳ [۶۰] سورۂ نور: ۶۲ [۶۱] سورۂ نور: ۶۲
[۶۲] سورۂ نور: ۶۳ [۶۳] سورۂ حجرات: ۲ [۶۴] سورۂ نسآء: ۶۵

Marfat.com

(۱۳) ـــــ وہ فیصلہ فرمادیں تو کسی کو کوئی اختیار نہیں[۶۵] ـــــ وہ بے اختیار نہیں اُن کے سامنے ہم بے اختیار ہیں۔

(۱۴) ـــــ آپ کے حکم کا یہ ادب کہ جب بلائیں فوراً حاضر ہو جاؤ[۶۶] خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہو ـــــ

(۱۵) ـــــ حکم کی تعمیل میں ذرا سی سستی پر تین صحابہ کرام کی وہ گرفت ہوئی کہ اُن کی جان پر بن گئی، زمین باوجود وسعت کے تنگ ہو گئی،[۶۷] سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بولنا کیا بند کیا، سب نے بولنا بند کر دیا ع

تو کیا بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا !

چالیس[۴۰] دن اسی کرب و اضطراب میں گزر گئے پھر وحی نازل ہوئی، توبہ قبول ہوئی۔ جان میں جان آئی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گلے لگایا، سب نے گلے لگایا، سب بولنے لگے ـــــ

(۱۶) ـــــ ازواجِ مطہرات کا یہ ادب کہ اُن کو مومنین کی مائیں قرار دیا[۶۸] اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب کہ آپ کو باپ کہنے سے منع کر دیا گیا[۶۹] کہ آپ اللہ کے محبوب اور رسول ہیں ـــــ آپ کی شان بہت عالی ہے ـــــ بھائی تو بھائی، آپ کو باپ کہنا بھی گستاخی ہے ـــــ

(۱۷) ـــــ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ادب کہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد ازواج مطہرات کو مومنین پر حرام کر دیا،[۷۰] اور فرمایا کہ اُن سے کسی کا نکاح کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑی جسارت ہے[۷۱] ـــــ وہ زندہ ہیں، وہ پایندہ ہیں۔

(۱۸) ـــــ اللہ کے حضور گناہوں کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا یہ سلیقہ بتایا کہ جب گناہ ہو جائے تو سیدھے ہمارے پاس نہ آؤ، ہمارے محبوب کریم کے پاس جاؤ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، توبہ کرو اور آپ بھی اُس کی سفارش فرمائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے[۷۲]

---

۶۵ سورۂ احزاب : ۳۶ ۶۶ سورۂ انفال : ۲۴ ۶۷ سورہ توبہ : ۱۱۷

۶۸ سورۂ احزاب : ۶ ۶۹ سورۂ احزاب : ۴۰ ۷۰ سورۂ احزاب : ۵۳

۷۱ ایضاً : ۵۳ ۷۲ سورۂ نساء : ۶۴

Marfat.com

(۱۹) ـــــ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلے سے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش کا وعدہ فرمایا[۴۳] اور دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی ـــــ بیشک آپ رحمت عالم ہیں[۴۴] ـــــ آپ کے ہوتے اُمت پر عذاب ہو ہی نہیں سکتا[۴۵] ـــــ

(۲۰) ـــــ اللہ تعالیٰ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ذرا سی بھی ایذا رسانی گوارہ نہیں ـــــ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اس طرح نہ ستانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کے ماننے والوں نے ستایا تھا[۴۶] ـــــ پھر فرمایا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول و عمل سے ایذا دیتے ہیں اُن پر اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں ذلت کا عذاب[۴۷] ـــــ اور دردناک عذاب[۴۸] ـــــ جب ادنیٰ سی ایذا رسانی پر یہ وعیدیں ہیں تو آپ کی شان میں زباں درازیوں اور گستاخیوں کا کتنا بڑا عذاب ہوگا؟ ـــــ

ایک منافق امام بدنیتی سے حضور انور صلی اللہ علیہ کی شان گھٹانے کے لیے نماز میں ہمیشہ سورۂ عبس پڑھا کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابی کو بھیج کر اُس منافق امام کا سر قلم کرا دیا[۴۹] حالاں کہ وہ قرآن ہی پڑھا کرتا تھا مگر نیت میں کھوٹ تھا، گردن زدنی قرار دیا گیا ـــــ خلفائے راشدین اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی اور بدنیتی برداشت نہیں کر سکتے تھے، یہ اُس سچی محبت کا تقاضا تھا جس سے اُن کے سینے روشن تھے۔

○

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی محبت کرتے تھے اور آپ کا جیسا ادب اور تعظیم کرتے تھے، اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی ـــــ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم کے جو ایمان افروز مناظر دیکھے اُن کو بیان کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں:

قسم خدا کی، بادشاہ کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں ـــــ میں قیصر و کسریٰ

---

[۴۳] سورۂ فتح : ۲ [۴۴] سورۂ انبیاء : ۱۰۷ [۴۵] سورۂ انفال : ۳۳

[۴۶] سورۂ احزاب : ۶۹، ۵۳ [۴۷] سورۂ احزاب : ۵۷ [۴۸] سورۂ توبہ : ۶۱

[۴۹] تفسیر روح البیان، جلد ۱۰، ص ۳۳۱

Marfat.com

اور نجاشی کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اُس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے ہیں[۸۰] ــــــــ

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ مناظر اُس وقت دیکھے جب وہ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے ــــــ وہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ــــ

- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لپکنے کے لیے آپس میں جھپٹتے تھے۔
- آپ کی بارگاہ میں اونچی آواز سے نہ بولتے تھے۔
- چہرۂ مبارک کو آنکھ بھر کے نہیں دیکھتے۔ سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے۔[۸۱]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ادب و تعظیم کے واقعات کیا بیان کیے جائیں، وہ سراپا محبت تھے۔ وہ سراپا ادب تھے ــــــ چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) ــــ ایک مرتبہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی ایک لگن میں لیے باہر آئے تو صحابہ جھپٹ پڑے، جس کو پانی کا ایک قطرہ نہ ملا اس نے دوسرے صحابی کی ہاتھ کی تری کو چھو کر اپنے چہرے پر مل لیا۔[۸۲]

(۲) ــــ ایک صحابی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال اُتار رہے تھے اور گرد گھیرا ڈالے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کھڑے تھے، زمین پر گرنے سے پہلے بالوں کو اپنے ہاتھ پر لے لیتے[۸۳] ــــ اور بطور تبرک محفوظ کر لیتے۔ آج پوری دنیا میں یہ تبرکات محفوظ ہیں۔

(۳) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرے پاس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہونا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے[۸۴]

(۴) ــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لکڑی کے پیالے کو

---

[۸۰] بخاری شریف، جلد ا ص ۳۷۹ [۸۱] ایضاً، ص ۳۷۹ [۸۲] بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۰ [۸۳] مسلم شریف، جلد ۲ ص ۲۵۶ [۸۴] بخاری شریف، جلد ا ص ۲۹

Marfat.com

جان سے لگا کر رکھا تھا[۸۵] ـــــ جس کو ایک جاں نثار نے آٹھ لاکھ درہم میں خریدا۔

(۵) ـــــ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اُن کی وصیت کے مطابق کفن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا پہنایا گیا، آپ کی چادر میں لپیٹا گیا، آپ کا تہبند باندھا گیا ـــــ گلے، منہ اور ان اعضاء پر جو سجدہ کے وقت زمین پر لگتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک، اور تراشۂ ناخن اقدس رکھے گئے[۸۶] ـــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہوں یا نہ ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی تعظیم و توقیر میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے دلوں میں بسے ہوئے تھے ـــــ اور یہ ادب اُن کو آپ ہی نے تعلیم فرمایا ـــــ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے[۸۷] ـــــ کیوں نہ تھوکے؟ کہ اس طرف بیت اللہ ہے ـــــ بیت اللہ سامنے ہو یا نہ ہو، اس کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان پر لازم ہے ـــــ ایک صحابی نے نماز پڑھاتے وقت قبلہ کی طرف تھوک دیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکتے ہوئے دیکھ لیا ـــــ فرمایا آئندہ یہ شخص لوگوں کو نماز نہ پڑھائے[۸۸] ـــــ اور پھر اُس نے کبھی نماز نہ پڑھائی ـــــ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ـــــ "تو نے اللہ و رسول کو اذیت دی اور اُن کو ستایا"[۸۹] ـــــ اپنے کسی قول و عمل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ دیں ـــــ آپ کی تعظیم و توقیر مقصود حیات ہے، مطلوب پروردگار ہے ـــــ جس کا دل آپ کی محبت اور ادب و تعظیم سے خالی ہے وہ ایمان سے محروم ہے، یہی قرآن کا فیصلہ ہے ـــــ اپنے ایمان کی حفاظت کریں ـــــ یہ ایک گوہر بے بہا ہے ـــــ تنہا نہ رہیں، سچوں کے ساتھ رہیں[۹۰] ـــــ سچے وہ ہیں جن کی صحبت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت اور ادب و تعظیم پیدا ہو ـــــ جن کی صحبت میں آپ کے سینے محبتِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سے خالی ہونے لگیں اور آپ بے ادب و گستاخ

---

[۸۵] بخاری شریف، جلد ۲، ص ۸۴۲ [۸۶] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف، جلد ۵، ص ۶۲۸ [۸۷] مشکوٰۃ شریف، ص ۶۹
[۸۸] ایضاً، ص ۱۰ [۸۹] ایضاً، ص ۱۰ [۹۰] سورۂ توبہ: ۱۱۹

Marfat.com

بلنے لگیں اُن سے اس طرح بچیں جس طرح انسان درندوں سے بچتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوشیار رہیں ـــــ درندوں سے تو صرف جان کا خوف ہوتا ہے اور ایسے انسانوں سے ایمان کا خوف رہتا ہے ـــــ ایمان ہی سب سے قیمتی متاع ہے ـــــ یہ لُٹ گئی تو سب کچھ لُٹ گیا ـــــ

مولیٰ تعالیٰ ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کا نقش جمائے ـــــ آپ کے حضور باادب رکھے، پریشاں خیالیوں اور لب کشائیوں سے محفوظ رکھے آمین! ـــــ بلاشبہ بامراد ہوا جس نے اس در پر سر جھکایا ـــــ کامیاب ہوا جس نے ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا ـــــ سرفراز ہوا جو آپ کے نقش قدم چلتا رہا۔

۱۷ ر جمادی الاوّل ۱۴۱۴ھ
۲ ر نومبر ۱۹۹۳ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہٗ
کراچی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

١٤٠٧ھ

Marfat.com

Marfat.com

Idara-e-Mas'udia, Karachi

ادارہ مسعودیہ کراچی

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com

Idara-e-Mas'udia, Karachi

ادارۂ مسعودیہ کراچی

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Marfat.com